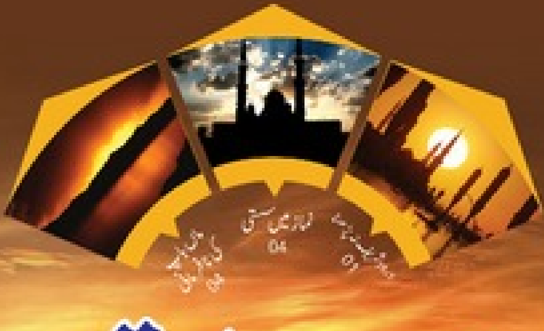

بُرے خاتمے کے اسباب

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بُرے خاتِمے کے اسباب [1]

آپ کو شیطان غالباً یہ رسالہ (33 صَفَحات) نہیں پڑھنے دے گا شیطان کے خطرناک حملوں کی معلومات حاصِل کرنے کیلئے اوّل تا آخر اس رِسالے کو پڑھنا بَہُت ہی مُفید ہے۔

دُرُودِ پاک نہ پڑھنے کا وَبال (حِکایت)

مَنقول ہے: ایک شَخص کو اِنتِقال کے بعد کسی نے خواب میں سر پر مَجوسیوں (یعنی آتَش پرستوں) کی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا تو اِس کا سبب پوچھا، اُس نے جواب دیا: جب کبھی **محمدِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نامِ مُبارَک آتا میں **دُرُودشریف** نہ پڑھتا تھا اِس گناہ کی نُحُوست سے مجھ سے مَعرِفت اور ایمان سَلْب کر (یعنی چِھین) لئے گئے۔ (سبع سنابل ص ۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خواب کی بنیاد پر کسی کو کافِر نہیں کہہ سکتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ گناہوں کی نُحُوست کس قَدَر بھیانک ہے کہ اس کے سبب موت کے وَقت ایمان برباد ہوجانے کا خطرہ رہتا ہے۔ مکتبۃُ الْمدینہ ـــــــــ مدینہ

[1] یہ بیان 23 ربیع الآخر 1419ھ کو شارجہ تا عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں رہلے ہوا تھا۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضِرِ خدمت ہے۔

کی کتاب ''جہنّم میں لے جانے والے اعمال'' جلد 1 صَفْحَہ 63 پر ہے: ''سَلَف صالحین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین فرمایا کرتے تھے کہ گُناہ کُفر کے قاصِد ہیں۔[1]'' یہاں یہ ضَروری مَسئلہ ذِہن نشین فرمالیجئے کہ کسی کے بارے میں بُرا خواب دیکھنا بے شک باعِثِ تشویش ہے تاہم غیرِ نبی کا خواب شریعت میں حُجَّت یعنی دلیل نہیں اور خواب کی بنیاد پر کسی مسلمان کو کافِر نہیں کہا جاسکتا نیز مسلمان مَیِّت پر خواب میں کوئی علامتِ کُفر دیکھنے یا خود مرنے والے مسلمان کا خواب میں اپنے ایمان کے سَلْب (برباد) ہونے کی خبر دینے سے بھی اُس کو کافِر نہیں کہہ سکتے۔

دُرُود کے بدلے ؐ لکھنا ناجائز و سَخْت حرام ہے

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: عُمْر میں ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسۂ ذِکر میں دُرُود شریف پڑھنا واجِب، خواہ خود نامِ اَقدس لے یا دوسرے سے سنے۔ اگر ایک مجلس میں سو بار ذِکر آئے تو ہر بار دُرُود شریف پڑھنا چاہیے۔ اگر نامِ اَقدس لیا یا سنا تو دُرُود شریف اُس وَقْت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وَقْت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔ نامِ اَقدس لکھے تو دُرُود شریف ضَرور لکھے کہ بعض عُلَما کے نزدیک اُس وَقْت دُرُود لکھنا واجِب ہے۔ اکثر لوگ آج کل دُرُود شریف کے بدلے صلعم، عم، ؐ، ؐ لکھتے ہیں یہ ناجائز و سَخْت حرام ہے۔ یوہیں رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنہ کی جگہ ؓ، رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیہ کی جگہ ؒ لکھتے ہیں

مدینہ

[1]: الزواجر ج ۱ ص ۲۸

یہ بھی نہ چاہیے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۳۳، ۵۳۴) صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم لکھنے پڑھنے سے بھی واجِب ادا ہو جائے گا۔ اِس میں دُرُود شریف کے ساتھ ساتھ سلام بھیجنا بھی ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا اسمِ مُبارَک لکھ کر اس پر "ج" نہ لکھا کریں، عَزَّوَجَلَّ یا جَلَّ جَلالُہٗ پورا لکھئے۔

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے
میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۳۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُرُود شریف نہ پڑھا ہو تو بعد میں ضَرور پڑھ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے جو حِکایت سُنی اُس میں نامِ اَقدس پر **دُرُود شریف** نہ پڑھنے والے شخص کے خاتمے کے مُتَعَلِّق دیکھے جانے والے تشویش ناک خواب کا بیان ہے۔ ہمیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی اور اُس کی **خُفیہ تدبیر** سے ڈر جانا چاہئے اور **دُرُود شریف** پڑھنے میں غفلت نہیں کرنی چاہئے۔ آج سے پہلے ہو سکتا ہے بارہا ایسا ہوا ہو کہ ہم نے نامِ اَقدس سُن کر یا بول کر **دُرُود شریف** نہ پڑھا ہو۔ لہٰذا اس غَلَطی سے توبہ کر کے اب پڑھ لیجئے اور آئندہ کوشش کر کے اُسی وَقْت پڑھ لیا کیجئے۔

وہ سلامت رہا قِیامت میں
پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُرے خاتِمے کے چار اَسباب

''شَرحُ الصُّدور'' میں ہے، بعض عُلَمائے کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں : بُرے خاتمے کے چار اَسباب ہیں (۱) نَماز میں سُستی (۲) شراب نوشی (۳) والِدین کی نافرمانی (٤) مسلمانوں کو تکلیف دینا۔ (شرحُ الصُّدور ص ۲۷)

توبہ کے تین اَرکان

جو اسلامی بھائی مَعاذَ اللہ عزّوجلّ نَماز نہیں پڑھتے یا قَضا کر کے پڑھتے ہیں، اپنی کوتاہی کے باعث نَمازِ فَجر کیلئے نہیں اٹھتے یا بِلا شَرعی مجبوری کے مسجِد میں باجماعت پڑھنے کے بجائے گھر ہی پر نَماز پڑھ لیتے ہیں اُن کیلئے لمحۂ فکریہ ہے! کہیں نَماز میں سُستی بُرے خاتِمے کا سبب نہ بن جائے۔ اِسی طرح شراب خور، ماں باپ کا نافرمان اور مسلمانوں کو اپنی زَبان یا ہاتھ وغیرہ سے اِیذا دینے والا سچّی توبہ کرلے۔ صَدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رَحمۃُ اللہِ الھادِی فرماتے ہیں: توبہ کی اصل رُجوع اِلَی اللّٰہ (یعنی اللہ عزّوجلّ کی طرف رجوع کرنا) ہے اس کے تین رُکن ہیں: ایک اِعتِرافِ جُرم، دوسرے ندامت، تیسرے عَزمِ تَرک (یعنی اُس گناہ کو چھوڑنے کا پکّا ارادہ)۔ اگر گُناہ قابلِ تلافی ہو تو اُس کی تَلافی (یعنی نقصان کا بدلہ) بھی لازِم ہے مَثَلاً تارِکِ صلوٰۃ (یعنی بے نَمازی) کی توبہ کیلئے پچھلی نَمازوں کی قَضا پڑھنا بھی ضَروری ہے۔ (خزائن العرفان ص۱٦) اور اگر حقوقُ الْعِباد تلف کئے ہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ اُن کی تلافی ضَروری ہے، مَثَلاً ماں باپ، بہن بھائی، بیوی یا دوست وغیرہ کی دل آزاری کی ہے تو

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابنِ سنی)

اُس سے اِس طرح مُعافی مانگے کہ وہ مُعاف کردے۔ صِرف مُسکرا کر Sorry کہہ دینا ہر مُعاملے میں کافی نہیں ہوتا!

نفس یہ کیا ظلم ہے جب دیکھو تازہ جُرم ہے
ناتُواں کے سر پہ اتنا بوجھ بھاری واہ واہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تین عُیُوب کی نُحُوست کی حکایت

''مِنھاجُ الْعابِدِین'' میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اپنے ایک شاگرد کی نَزْع کے وَقْت تشریف لائے اور اُس کے پاس بیٹھ کر سُوْرَۃُ یٰسٓ شریف پڑھنے لگے تو اُس شاگرد نے کہا: ''سُوْرَۃُ یٰسٓ پڑھنا بند کردو۔'' پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اسے کلمہ شریف کی تلقین[1] فرمائی۔ وہ بولا: ''میں ہرگز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا میں اِس سے بیزار ہوں۔'' بس اِنہیں الفاظ پر اس کی موت واقع ہوگئی۔ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو اپنے شاگرد کے بُرے خاتِمے کا سَخْت صدمہ ہوا، چالیس روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے۔ چالیس دن کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے خواب میں دیکھا کہ فِرِشتے اُس شاگرد کو جہنَّم میں گھسیٹ رہے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُس

مدینہ

[1]: مرنے والے کو یہ نہ کہا جائے کہ ''کلمہ پڑھ!'' بلکہ تلقین کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ سکرات والے کے پاس بُلند آواز سے کلِمہ شریف کا وِرْد کیا جائے تاکہ اسے بھی یاد آجائے۔

سے پوچھا: کس سبب سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیری مَعرِفت سَلْب فرما لی؟ میرے شاگردوں میں تیرا مقام تو بَہُت اونچا تھا! اُس نے جواب دیا: **تین عُیُوب** کے سبب سے: (۱) **چُغلی** (۲) **حَسَد** (۳) **شراب نوشی** کہ ایک بیماری سے شِفا پانے کی غرض سے طبیب کے مشورے پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پیتا تھا۔ (مِنہاجُ العابِدین ص ۱۵۱ بتغیر قلیل)

نَزْع کے وَقْت کُفْر بکنے کا مسئلہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا سے لرز اُٹھئے! اور گھبرا کر اپنے معبودِ بَرحق کو راضی کرنے کیلئے اُس کی بارگاہِ بے کس پناہ میں جُھک جایئے۔ آہ! **چُغلی**، **حَسَد** اور **شراب نوشی** کے سبب ولی کامل کا شاگرد کُفریہ کلمات بَک کر مرا۔ یہاں ایک ضَروری مسئلہ عرض کرتا چلوں، چنانچہ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: مرتے وَقْت **مَعاذَ اللہ** اُس کی زَبان سے کلمۂ کُفْر نکلا تو کُفْر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عَقْل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ (کُفْریہ) کلمہ نکل گیا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۰۹ بحوالہ درمختار ج ۳ ص ۹۶)

کُتّوں کی شکل میں حَشْر

افسوس! آج کل **چُغلی** بہت عام ہے، اکثر لوگوں کو تو شاید پتا تک نہیں چلتا ہوگا کہ میں چُغل خوری کر رہا ہوں! یاد رکھئے! چُغل خوری آخرت کیلئے سخت تباہ کن ہے۔ **دو فرامینِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (۱) **غیبت** کرنے والوں، **چُغل خوروں** اور پاک باز لوگوں کے **عیب** تلاش کرنے

والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ (قیامت کے دن) کُتّوں کی شکل میں اٹھائے گا۔ (التّوبیخ والتّنبیہ ص٩٧رقم ٢٢٠، اَلتّرغیب وَالتّرھیب ج٣ص٣٢٥حدیث ١٠) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: خیال رہے کہ تمام انسان قبروں سے بشکلِ انسانی اٹھیں گے پھر مَحشر میں پہنچ کر بعض کی صورتیں مَسْخ ہو جائیں گی۔ (یعنی بگڑ جائیں گی مَثَلاً مختلف جانوروں جیسی ہو جائیں گی) (مراۃ ج٦ص٦٦٠) **(٢)** ''چُغل خور جنّت میں نہیں جائے گا۔'' (بخاری ج٤ ص ١١٥ حدیث ٦٠٥٦)

چُغلی کی تعریف

عَلّامہ عَینی رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے امام نَوَوی عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی سے نَقْل فرمایا: ''کسی کی بات ضَرر (یعنی نقصان) پہنچانے کے اِرادے سے دوسروں کو پہنچانا **چُغلی** ہے۔''

(عمدۃ القاری ج٢ ص ٥٩٤ تحت الحدیث ٢١٦)

کیا ہم چُغلی سے بچتے ہیں؟

افسوس! اکثر لوگوں کی گفتگو میں آج کل **غیبت و چُغلی** کا سلسلہ بَہُت زیادہ پایا جاتا ہے۔ دوستوں کی بیٹھک ہو یا مذہبی اجتماع کے بعد کی جَم گھٹ، شادی کی تقریب ہو یا تعزِیَت کی نِشَسْت، کسی سے مُلاقات ہو یا فون پر بات، چند منٹ بھی اگر کسی سے گفتگو کی صورت بنے اور دینی معلومات رکھنے والا کوئی حَسّاس فرد اگر اُس گفتگو کی ''تَشخِیص'' کرے تو شاید اکثر مَجالِس میں دیگر گناہوں بھرے الفاظ کے ساتھ ساتھ وہ کچھ نہ کچھ ''چُغلیاں'' بھی ثابِت کر دے۔ ہائے! ہائے! ہمارا کیا بنے گا!!! ایک بار پھر اِس حدیثِ پاک پر غور کر لیجئے:

''چُغل خور جنَّت میں نہیں جائے گا۔'' کاش! ہمیں حقیقی معنوں میں **زبان کا قُفلِ مدینہ**[1] نصیب ہو جائے، کاش! ضَرورت کے سوا کوئی لفظ زَبان سے نہ نکلے، زیادہ بولنے والے اور دُنیوی دوستوں کے جُھرمٹ میں رہنے والے کا **غیبت و چُغلی** سے بچنا دشوار ہے۔ **فرمانِ مصطفٰے** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہے: ''جس شخص کی گفتگو زیادہ ہو اس کی غَلَطیاں بھی زِیادہ ہوتی ہیں اور جس کی غَلَطیاں زیادہ ہوں اُس کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور جس کے گناہ زیادہ ہوں وہ جہنَّم کے زیادہ لائق ہے۔'' (حلیۃ الاولیاء ج۳ ص۸۸ رقم ۳۲۷۸)

اُس کے لئے خوش خبری ہے

نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اُس شخص کے لئے خوش خبری ہے جو مال میں سے زائد کو خرچ کرے اور زائد گفتگو کو روک لے۔''

(معجم کبیر ج۵ ص۷۲ حدیث ۴۶۱۶)

پسندیدہ جواب دینے سے بچنا

ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ **فرماتے ہیں:** کوئی شخص بعض اوقات مجھ سے کوئی ایسی بات کر دیتا ہے کہ اُس کا جواب دینا مجھے اِس قدر پسند ہوتا ہے جس قدر پیاسے آدمی کو ٹھنڈا پانی بھی پسند نہیں ہوتا ہوگا! لیکن میں اِس بات سے ڈرتے ہوئے جواب دینے سے باز رہتا ہوں کہ کہیں یہ فُضول کلام ہی نہ ہو۔ (اِحیاءُ العلوم ج۳ ص۱۴۱)

مدینہ

[1]: گناہوں بھری باتوں کے ساتھ ساتھ فُضول گوئی سے بچنے کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں زَبان کا قفلِ مدینہ لگانا کہتے ہیں۔

بعض اَوقات جواب دینا فَرْض بھی ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ توفُضُول گوئی کے خوف سے جائز پسندیدہ جواب دینے سے بھی اِجتناب یعنی پرہیز کریں اور ہم کسی کی بات کی جب وضاحتی کارروائی کرنے لگیں تو نہ **غیبت** چھوڑیں نہ **چُغلی**، نہ **عیب دری** سے باز آئیں نہ اِلزام تراشی سے۔ ہائے! ہائے! ہمارا کیا بنے گا! اے **اللہ** عزَّوَجَلَّ! ہمیں عَقْلِ سلیم دے دے اور ہم گناہوں بھری گفتگو سے باز نہ آنے والوں کو حقیقی معنوں میں زَبان کا **قُفْلِ مدینہ** نصیب فرما۔ **اٰمین**۔ یہاں یہ یادرہے! وہ صَحابیِ رسول تھے اُنہیں کہاں جواب دینے کی ضَرورت ہے اور کہاں نہیں اِس بات کا عِلْم تھا، ہمارے لئے یہ ہے کہ جہاں جواب دینا ضَروری ہو وہاں جواب دینا ہی ہوگا، یہاں تک کہ کبھی تو جواب دینا فرض وواجِب بھی ہوجاتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حِکایت میں حَسَد کی نُحُوست کا بھی تذکرہ ہے۔ افسوس! حَسَد کا مَرَض بھی بَہُت زِیادہ پھیل چکا ہے۔ **فرمانِ مصطفےٰ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ''حَسَد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔''

(ابنِ ماجہ ج ٤ ص ٤٧٣ حدیث ٤٢١٠)

حَسَد کی تعریف

حَسَد کرنے والے کو حاسِد اور جس سے حَسَد کیا جائے اُس کو مَحْسُود کہتے ہیں۔ ''**فتاوٰی رضویہ**'' جلد 24 صَفْحَہ 428 پر حَسَد کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے: ''کسی کی نعمت

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابویعلٰی)

کے چِھن جانے کی آرزو کرنا۔'' (رَدُّالْمُحتار ج۱ص۶۶)

حَسَد کی تعریف کا آسان لفظوں میں خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ تعریف سے معلوم ہوا کہ کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر تمنّا کرنا کہ کاش! اِس سے یہ نعمت چِھن جائے۔ مَثَلاً کسی کی شہرت یا عزّت سے نفرت کا جذبہ رکھتے ہوئے خواہش کرنا کہ یہ کسی طرح ذلیل ہو جائے اوراس کی شہرت یا عزّت جاتی رہے، نیز کسی مال دار سے جَل کر یہ تمنّا کرنا کہ اِس کا مالی نقصان ہوجائے اور یہ غریب ہوجائے۔ اس طرح کی تمنّا کرنا حَسَد ہے۔ اور **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ یہ وَبا کافی پھیل چکی ہے، آج کل دوسرے کا کاروبار ٹھپ کرنے کیلئے بڑی جِدّ وجہد (یعنی دوڑ دھوپ) کی جاتی ہے، اُس کے مال کی خواہ مخواہ خرابیاں بیان کر کے اُس دکاندار پر طرح طرح کے اِلزامات ڈالے جاتے ہیں اور یوں حَسَد کے سبب **جھوٹ**، **غیبت**، **تُہمت**، **چُغلی**، **آبروریزی** اور نہ جانے کیا کیا مزید گناہ کئے جاتے ہیں۔ آہ! اب اکثر مسلمانوں میں بھائی چارہ خَتْم ہوتا جارہا ہے۔ پہلے کے مسلمان کتنے بھلے انسان ہوتے تھے اس کو اِس **حِکایت** سے سمجھئے:

سیّدی قُطبِ مدینہ کی حِکایت

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، شیخُ الْفضیلت، سیِّدُنا ومولانا ومُرشِدُنا ضیاءُ الدّین احمد قادِری رضوی مَدَنی اَلْمَعروف **قُطبِ مدینہ** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ تُرکوں کے ''دَوْرِ خدمت'' سے ہی مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعظِیْماً میں مُقیم ہوگئے تھے، تقریباً سَتتّر برس وہاں قِیام رہا اور اب جنّتُ البقیع

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا مزارِ فائض الْاَنوار ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے کسی نے عَرْض کی: یاسیِّدی! پہلے کے (غالِباً ترکوں کے دَور کے) اہلِ مدینہ کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے کیسا پایا؟ فرمایا: ایک مال دار حاجی صاحب غُرَبا میں کپڑا تقسیم کرنے کی غرض سے خریداری کیلئے ایک بزّاز (یعنی کپڑا بیچنے والے) کی دُکان پر پہنچے اور مطلوبہ کپڑا کافی مقدار میں طلب کیا۔ دُکان دار نے کہا: میں آرڈر پورا تو کرسکتا ہوں مگر میری دَرخواست ہے کہ آپ سامنے والی دُکان سے خرید فرمالیجئے کیونکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج میری اچھی بِکری ہوگئی ہے، اُس بے چارے پڑوسی دُکان دار کا آج دھندا کچھ مندا (یعنی کم ہوا) ہے۔ حضرتِ سیِّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''پہلے کے اہلِ مدینہ ایسے تھے۔'' **اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

(تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ''حَسَد'' (97 صَفْحات) کا مُطالعہ کیجئے)

تم حسد میرے دل سے نکالو! اِس تباہی سے مولیٰ بچالو
مجھ کو دیوانہ اپنا بنالو، یا نبی تاجدارِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دو اَمْرَد پسند مؤذِّنوں کی بربادی (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن احمد مُؤَذِّن رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں طوافِ کعبہ میں مشغول تھا کہ ایک شخص پر نظر پڑی جو غِلافِ کعبہ سے لپٹ کر ایک ہی دُعا کی تکرار کررہا

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طَبَرانی)

تھا: ”یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے دنیا سے مسلمان ہی رُخصت کرنا۔“ میں نے اُس سے پوچھا: اِس کے علاوہ کوئی اور دُعا کیوں نہیں مانگتے؟ اُس نے کہا: میرے **دو بھائی تھے**، بڑا بھائی **چالیس سال** تک مسجِد میں بلامُعاوَضہ اَذان دیتا رہا۔ جب اُس کی موت کا وَقت آیا تو اُس نے **قرانِ پاک** مانگا، ہم نے اُسے دیا تاکہ اس سے بَرَکتیں حاصِل کرے، مگر **قران شریف** ہاتھ میں لے کر وہ کہنے لگا: ”تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں قران کے تمام اِعتِقادات واَحکامات سے بیزاری ظاہر کرتا اور **نَصرانی** (یعنی کرسچین) مذہب اِختیار کرتا ہوں۔“ پھر وہ مر گیا۔ اس کے علاوہ **دوسرے بھائی** نے **تیس برس** تک مسجِد میں فِی سبیلِ اللہ اَذان دی۔ مگر اُس نے بھی آخری وَقت **نَصرانی** ہونے کا اِعتِراف کیا اور مر گیا۔ لہٰذا میں اپنے خاتِمے کے بارے میں بے حد فکر مند ہوں اور ہر وَقت **خاتِمہ بِالخیر** کی دعا مانگتا رہتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن احمد مُؤَذِّن رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُس سے اِستِفسار فرمایا کہ: تمہارے **دونوں بھائی** آخر ایسا کون سا گناہ کرتے تھے؟ اُس نے بتایا: ”**وہ غیر عورتوں میں دلچسپی لیتے اور اَمْرَدوں** (یعنی بے رِیش لڑکوں) **کو** (شَہوت سے) **دیکھتے تھے۔**“ (الرّوض الفائق ص ۱٤)

رشتے دار کا رشتے دار سے پردہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غَضَب ہو گیا! کیا اب بھی غیر عورتوں سے بے پردَگی اور بے تکلُّفی سے باز نہیں آئیں گے؟ کیا اب بھی غیر عورتوں نیز اپنی بھابھی، چچی، تائی، ممانی (کہ یہ بھی شرعاً سب غیر عورتیں ہی ہیں ان) سے اپنی نگاہوں کو نہیں بچائیں گے؟ اِسی طرح چچا

زاد، تایازاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد اور خالہ زاد کا نیز بیوی کی بہن اور بہنوئی کا آپس میں پردہ ہے۔ **نامحرم پیر اور مُریدنی** کا بھی پردہ ہے۔ مُریدنی اپنے نامَحْرم پیر کا ہاتھ نہیں چوم سکتی۔

اَمْرَد کو شَہْوَت سے دیکھنا حرام ہے

خبردار! اَمردتو آگ ہے آگ! اَمْرد کا قُرب، اُس کی دوستی اُس کے ساتھ مذاق مسخری، آپَس میں کُشتی، کھینچا تانی اور لپٹا لپٹی جہنَّم میں جھونک سکتی ہے۔

اَمْرد سے دُور رہنے ہی میں عافیَّت ہے اگرچِہ اُس بے چارے کا کوئی قصور نہیں، **اَمْرد** ہونے کے سبب اُس کی دل آزاری بھی مت کیجئے، مگر اُس سے اپنے آپ کو بچانا بے حد ضَروری ہے۔ ہرگز **اَمْرد** کو اسکوٹر پر اپنے پیچھے مت بٹھائیے، خود بھی اُس کے پیچھے مت بیٹھئے کہ آگ آگے ہو یا پیچھے اُس کی **تَپِش** ہر صورت میں پہنچے گی۔ شَہوَت نہ ہو جب بھی **اَمْرد** سے گلے ملنا مَحَلِّ فِتنہ (یعنی فِتنے کی جگہ) ہے، اور شَہوَت ہونے کی صورت میں گلے ملنا بلکہ ہاتھ مِلانا بلکہ فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: **اَمْرد کی طرف شَہوَت کے ساتھ دیکھنا بھی حرام ہے۔** (فتاوٰی شامی ج۲ ص۹۸) اُس کے بدن کے ہر حصّے حتّٰی کہ لباس سے بھی نگاہوں کو بچائیے۔ اُس کے تصوُّر سے اگر شَہوَت آتی ہو تو اس سے بھی بچئے، اُس کی تحریر یا کسی چیز سے شَہوَت بھڑکتی ہو تو اُس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے نظر کی حفاظت کیجئے، حتّٰی کہ اُس کے مکان کو بھی مت دیکھئے۔ اگر اس کے والِد یا بڑے بھائی وغیرہ کو دیکھنے سے اس کا تصوُّر قائم ہوتا ہے اور شَہوَت چڑھتی ہے تو ان کو بھی مت دیکھئے۔

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (جمع الجوامع)

اَمْرَد کے ساتھ 70 شیطان

اَمْــرَد کے ذَرِیْعے کئے جانے والے شیطانِ عیّار و مکّار کے تباہ کاروار سے خبردار کرتے ہوئے میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مَنقول ہے، **عورت کے ساتھ دو شیطان ہوتے ہیں اور اَمْرد کے ساتھ ستَّر۔** (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۷۲۱)

بَہر حال اَجْنبِیَّہ عورت (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کے لئے حرام نہ ہو) اُس سے اور **اَمْرد** سے اپنی آنکھوں اور اپنے وُجود کو دُور رکھنا سَخْت ضَروری ہے ورنہ ابھی آپ نے اُن دو بھائیوں کی اَموات کے تشویش ناک مُعاملات پڑھے جو بظاہر نیک تھے۔ مہربانی فرما کر مکتبۃُ المدینہ کا مختصر رسالہ "قومِ لوط کی تباہ کاریاں" (45 صَفْحات) کا مُطالَعہ فرمالیجئے۔

نفسِ بے لگام تو گناہوں پہ اُکساتا ہے
توبہ توبہ کرنے کی بھی عادت ہونی چاہئے

فرض ہونے کے باوجود حج ادا نہ کرنا بُرے خاتِمے کا سبب ہے

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "جسے حج کرنے سے نہ ظاہری حاجت مانِع (یعنی رُکاوٹ) ہوئی نہ بادشاہِ ظالم نہ کوئی ایسا مَرَض جو روک دے پھر بغیر حج کے مرگیا تو چاہے **یَہُودی** ہوکر مرے یا **نَصرانی** ہوکر۔" (دارمی ج ۲ ص ٤٥ حدیث ۱۷۸۵) **معلوم ہوا** کہ **حج** فرض ہونے کے باوجود جس نے کوتاہی کی اور **بغیر حج** ادا کئے مرگیا تو اس کا **بُرا خاتمہ** ہونے کا شدید خطرہ ہے۔

اَذان کے دوران گفتگو کرنے والے کے بُرے خاتِمے کا خوف

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فتاوٰی رضویہ شریف کے حوالے سے نَقل کرتے ہیں: ''جو اَذان کے وَقت باتوں میں مشغول رہے اُس پر مَعاذَ اللہ (عزَّوَجلَّ) خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔'' (بہارِ شریعت ج۱ ص۴۷۳)

اَذان کا جواب دینے والا جنّتی ہو گیا (حکایت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اَذان شُروع ہو تو باتیں اور دیگر کام کاج مَوقُوف کرکے اس کا جواب دینا چاہئے۔ ہاں اگر مسجِد کی طرف جا رہا ہے یا وُضُو کر رہا ہے تو چلتے چلتے اور وُضُو کرتے کرتے جواب دے سکتا ہے۔ جب پے در پے اذانوں کی آوازیں آرہی ہوں تو پہلی اَذان کا جواب دے دینا کافی ہے، اگر سب اذانوں کا جواب دے تو بہتر ہے۔ اَذان کا جواب دینے والوں کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں چُنانچِہ ''تاریخِ دِمَشق'' جلد 40 صَفْحَہ 412 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحِب جن کا بظاہِر کوئی بَہُت بڑا نیک عمل نہ تھا، وہ فوت ہو گئے تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کِرام علیہِمُ الرِّضوان کی موجودَگی میں فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالٰی نے اسے جنَّت میں داخِل کر دیا ہے۔ اس پر لوگ مُتَعَجِّب ہوئے کیونکہ بظاہِر ان کا کوئی بڑا عمل نہ تھا۔ چُنانچِہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ اُن کے گھر گئے اور ان کی بیوہ سے پوچھا کہ اُن کا کوئی خاص عمل ہمیں بتایئے، تو اُنہوں نے جواب دیا: اور تو کوئی خاص بڑا عمل مجھے معلوم نہیں، صِرف اتنا جانتی ہوں کہ دن

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابنِ عساکر)

ہو یا رات، جب بھی وہ اَذان سنتے تو جواب ضَرور دیتے تھے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۴۰ ص ۴۱۲ مُلَخَّصاً) **اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو** ۔اَذان وجوابِ اَذان کے مزید اَحْکامات کی معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ **فیضانِ اَذان** (32 صَفْحات) کا ضَرور مُطالعہ فرمائیے۔

گُنہِ گدا[1] کا حساب کیا وہ اگرچِہ لاکھوں سے ہیں سِوا

مگر اے عَفُو ترے عَفْو کا نہ حساب ہے نہ شمار ہے (حدائقِ بخشش ص ۳۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آگ لپکتی ہے (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہِ رَحمۃُ اللہِ الغفّار ایک بیمار کے سرہانے تشریف لائے جو کہ قریبُ الْموت تھا۔ آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے کئی بار اُسے کلمہ شریف تلقین فرمایا، لیکن وہ ''دس گیارہ، دس گیارہ'' کی آوازیں لگاتا رہا! جب اُس سے اِس کی وجہ پوچھی گئی تو کہا: میرے سامنے **آگ کا پہاڑ ہے جب میں کلمہ شریف پڑھنے کی کوشِش کرتا ہوں تو یہ آگ مجھے جلانے کیلئے لپکتی ہے**۔ پھر آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے لوگوں سے پوچھا: دنیا میں یہ کیا کام کرتا تھا؟ بتایا گیا کہ یہ **سُود خور تھا اور کم تولا کرتا تھا**۔ (تذکِرۃُ الاولیاء ص ٤٦)

مدینہ

[1]: یہ اعلیٰ حضرت رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے کلام کا مقطع ہے، رضاؔ کی جگہ اَدَباً اپنی نیّت سے ''گدا'' لکھ دیا ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار(یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔(طبرانی)

ناپ تول میں کمی کا عذاب

آہ! سود خوروں اور ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی بربادی! چند سِکّوں کی خاطر اپنے آپ کو جہنَّم کے شعلوں کی نَذر کرنے کی جسارت کرنے والو! سنو! سنو! ''روحُ الْبَیان'' میں نَقْل کیا گیا ہے: جو شخص **ناپ تول** میں خِیانت کرتا ہے قِیامت کے روز اُسے جہنَّم کی گہرائیوں میں ڈالا جائے گا اور **دو پہاڑوں** کے درمیان بِٹھا کر حکم دیا جائے گا: ''ان پہاڑوں کو ناپو اور تولو۔'' جب تولنے لگے گا تو آگ اس کو جَلا دے گی۔ (روحُ البیان ج ۱۰ ص ۳۶۴)

گر ان کے فضل پہ تم اعتماد کر لیتے
خدا گواہ کہ حاصل مُراد کر لیتے

کہیں ایمان کی دولت نہ چِھن جائے!!

حضرتِ سیِّدُنا یُوسُف بن اَسْباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے پاس حاضر ہوا، آپ ساری رات روتے رہے۔ میں نے پوچھا: آپ گناہوں کے خوف سے رو رہے ہیں؟ آپ نے ایک تنکا اُٹھا کر فرمایا: گناہ تو اللہ عزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اِس تنکے سے بھی کم حیثیَّت رکھتے ہیں، مجھے تو اِس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایمان کی دولت نہ چِھن جائے!۔ (منہاجُ العابدین ص ۱۵۵)

ایک شیخ کا بُرا خاتِمہ (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ اور حضرتِ سیِّدُنا شَیبان راعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ

تعالٰی علیہ دونوں ایک جگہ اکٹھے ہوئے۔ سیِّدُنا **سُفیان ثَوری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ساری رات روتے رہے۔ سیِّدُنا **شَیبان** راعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے سببِ گِریہ دریافت کیا تو فرمایا: **مجھے بُرے خاتِمے** کا خوف رُلا رہا ہے، آہ! میں نے اور چند لوگوں نے ایک شیخ سے چالیس سال عِلْم حاصِل کیا، اُس نے ساٹھ سال تک مسجِدُ الْحرام میں عبادت کی **مگر** اس کا خاتِمہ کُفْر پر ہوا۔ سیِّدُنا شَیبان راعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے کہا: اے **سُفیان!** وہ اس کے **گناہوں کی شامت تھی** آپ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ہرگز مت کرنا۔ (سبع سنابل ص ۳٤ مُلَخَّصاً)

فِرِشتوں کا سابِقہ اُستاذ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے اُس کی خُفیہ تدبیر کو کوئی نہیں جانتا، کسی کو بھی اپنے عِلْم یا عبادت پر ناز نہیں کرنا چاہئے۔ شیطان نے **ہزاروں سال عبادت** کی، اپنی رِیاضت اور عِلْمِیَّت کے سبب **مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت** یعنی فِرِشتوں کا اُستاذ بن گیا تھا لیکن اس بد بخت کو تکبُّر لے ڈوبا اور وہ کافِر ہو گیا۔ اب بندوں کو بہکانے کیلئے وہ پورا زور لگاتا ہے، زندَگی بھر تو وَسوَسے ڈالتا ہی رَہتا ہے **مگر** مرتے وقْت پوری طاقت صَرف کر دیتا ہے کہ کسی طرح بندے کا **بُرا خاتِمہ** ہو جائے۔ چُنانچِہ:

شیطان والِدَین کے روپ میں

مَنقول ہے: جب انسان نَزْع کے عالَم میں ہوتا ہے **دو شیطان** اُس کے دائیں بائیں آ کر بیٹھ جاتے ہیں، دائیں (یعنی سیدھی) طرف والا شیطان اُس کے **والِد** کا رُوپ دھار کر

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہونگے۔ (ترمذی)

کہتا ہے: **بیٹا!** دیکھ میں تیرا مہربان و شفیق باپ ہوں میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو **نصاریٰ** کا **مذہب** اِختیار کر کے مرنا کیوں کہ وُہی سب سے بہترین مذہب ہے۔ بائیں (یعنی اُلٹی) جانب والا شیطان مرنے والے کی **ماں** کی صورت بن کر کہتا ہے: **میرے لال!** میں نے تجھے اپنے پیٹ میں رکھا، اپنا دودھ پلایا اور اپنی گود میں پالا ہے۔ پیارے بیٹے! میں نصیحت کرتی ہوں، **یہودی مذہب** اِختیار کر کے مرنا کہ یہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔ (التّذکرۃ لِلقُرطبی ص۳۸)

موت کی تکالیف کا ایک قطرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بے حد تشویش ناک مُعاملہ ہے۔ بندہ جب بُخار یا دَرْدِ سر وغیرہ میں مبتَلا ہوتا ہے تو اُس سے کسی بات میں فیصلہ کرنا دُشوار ہوجاتا ہے، پھر **نَزْع** کی **تکالیف** تو بہت ہی زِیادہ ہوتی ہیں! ''**شَرْحُ الصُّدُور**'' میں ہے: ''اگر **موت کی تکالیف** کا ایک قطرہ تمام آسمان وزمین میں رہنے والوں پر ٹپکا دیا جائے تو سب مرجائیں۔'' (شرحُ الصُّدور ص۳۲) اب ایسی نازک حالت میں جب **ماں باپ** کے **روپ** میں **شیاطین** بہکاتے ہوں گے اُس وَقْت انسان کو اسلام پر ثابت قدم رَہنا کس قَدَر دُشوار ہوجاتا ہوگا۔

یارسولَ اللہ! کہا تھا مرتے دم   قبر میں پہنچا تو دیکھا آپ ہیں

شیطان دوستوں کی شکل میں

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: **سکرات** کے وَقْت **شیطان** اپنے چیلوں کو مرنے والے کے دوستوں اور رشتے داروں کی شکلوں میں لے

کرآ پہنچتا ہے! یہ سب کہتے ہیں: **بھائی!** ہم تجھ سے پہلے موت کا مزہ چکھ چکے ہیں، مرنے کے بعد جو کچھ ہوتا ہے اس سے ہم اچّھی طرح واقِف ہیں، اب تیری باری ہے، ہم تجھے ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں کہ تو **یَہُودی مذہب** اِختِیار کرلے کہ یہی دین اللہ تَعَالٰی کی بارگاہ میں مقبول ہے۔ اگر مرنے والا ان کی بات نہیں مانتا تو اسی طرح دوسرے اَحْباب کے رُوپ میں **شیاطین** آ آکر کہتے ہیں، تو **نصاریٰ کا مذہب** اِختِیار کرلے کیونکہ اِسی مذہب نے (حضرتِ) **موسیٰ** (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے دین کو مَنْسُوخ کیا تھا۔ یوں ہی اَعِزّہ واَقْرِبا (پیاروں اور رشتے داروں) کی شکلوں میں جماعتیں آکر مختلف **باطِل فرقوں** کو قبول کرلینے کے مشورے دیتی ہیں۔ تو جس کی قسمت میں حق سے مُنْحَرِف (مُنْ۔حَ۔رِف) ہونا (یعنی پھر جانا) لکھا ہوتا ہے وہ اُس وَقْت ڈگمگا جاتا اور **باطِل مذہب** اِختِیار کرلیتا ہے۔ (الدرة الفاخرة فی کشف علوم الآخرة معه مجموعة رسائل الامام الغزالی ص۵۱۱)

کسی اور سے ہمیں کیا غرض، کسی اور سے ہمیں کیا طلب
ہمیں اپنے آقا سے کام ہے، نہ اِدھر گئے نہ اُدھر گئے

ہمارا کیا بنے گا؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حالِ زار پر کرم فرمائے، نَزْع کے وَقْت نہ جانے ہمارا کیا بنے گا! آہ! ہم نے بَہُت گناہ کررکھے ہیں، نیکیاں نام کو نہیں ہیں، ہم دُعا کرتے ہیں: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! نَزْع کے وَقْت ہمارے پاس شیاطین نہ آئیں بلکہ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کرم فرمائیں۔

فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر دُرود کی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کریگا قیامت کے دن میں اس کا شفیع و گواہ بنوں گا۔ (شعب الایمان)

نزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یا رب

زَبان قابو میں رکھئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی اور اُس کی **خُفیہ تدبیر** سے ہر مسلمان کو لَرزاں و تَرساں رہنا چاہیے، نہ جانے کون سی مَعصِیَت (یعنی نافرمانی) **اللہُ ربُّ العِزّت** عَزَّوَجَلَّ کے قَہر و غضب کو اُبھار دے اور **ایمان** کیلئے خطرہ پیدا ہو جائے۔ بس ہر وَقت اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے آگے **عاجِزی** کا مُظاہرہ کرتے رہنا چاہیے، **زَبان قابو میں رکھنی چاہیے** کہ زیادہ بولتے رہنے سے بھی بعض اَوقات مُنہ سے **کلماتِ کُفْر** نکل جاتے ہیں اور پتا تک نہیں لگتا، ہر وَقت **ایمان** کی حفاظت کی فکر کرتے رہنا ضَروری ہے۔

بُرے خاتِمے کا خوف نہ ہونا تشویش ناک ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''جو شخص (جیتے جی) ایمان کے چِھن جانے سے بے خوف ہو گا اس کا ایمان چِھن جانے کا شدید خطرہ ہے۔'' (الزهد لابن المبارك ج۱ ص۵٤۱ ملخّصاً)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا ارشاد ہے، **عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں**: ''جس کو (زندگی میں) سَلْبِ ایمان کا خوف نہ ہو مرتے وَقت اُس کا ایمان سَلْب ہو (یعنی چِھن) جانے کا اندیشہ ہے۔'' (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص۴۹۵)

آہ! سَلْبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاشکے مِری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۱۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچّھے خاتِمے کیلئے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تشویش ...... تشویش ...... نہایت ہی سَخْت تشویش کی بات ہے، ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر کیا ہے**، نہ معلوم ہمارا **خاتِمہ** کیسا ہوگا! **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی کا فرمانِ عالی ہے: **بُرے خاتِمے** سے **اَمْن** چاہتے ہو تو اپنی ساری زندگی **اللہُ رَبُّ الْعِزّت** عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت میں بسر کرو اور ہر ہر گناہ سے بچو، ضَروری ہے کہ تم پر عارِفین (یعنی بزرگانِ دین) جیسا خوف غالِب رہے حتّٰی کہ اس کے سبب تمہارا **رونا دھونا** طویل ہو جائے اور تم ہمیشہ **غمگین** رہو۔ آگے چل کر **مزید فرماتے ہیں:** تمہیں **اچّھے خاتِمے** کی تیّاری میں مشغول رہنا چاہئے۔ ہمیشہ **ذِکْرُاللّٰہ** میں لگے رہو، دل سے دنیا کی **مَحَبَّت** نکال دو، گناہوں سے اپنے اَعْضا بلکہ دل کی بھی حفاظت کرو، جس قَدَر ممکن ہو بُرے لوگوں کو دیکھنے سے بھی بچو کہ اِس سے بھی دل پر اثر پڑتا ہے اور تمہارا ذِہن اُس طرف مائل ہوسکتا ہے۔

(اِحیاء العلوم ج ٤ ص ٢١٩، ٢٢٠ ملخّصاً)

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۱۰۵)

اِیمان پر خاتِمہ کے چار اَوراد

ایک شخص بارگاہِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ میں حاضِر ہو کر ایمان پر خاتمہ بِالْخَیر کیلئے دُعا کا طالِب ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اُس کیلئے دُعا فرمائی اور ارشاد فرمایا: ﴿۱﴾ (روزانہ) 41 بار صُبْح کو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ۔[۱] اوّل و آخِر دُرُود شریف نیز ﴿۲﴾ سوتے وَقت اپنے سب اَوراد کے بعد سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن روزانہ پڑھ لیا کیجئے اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجئے ہاں اگر ضَرورت ہو تو کلام کرنے کے بعد پھر سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن تلاوت کرلیں کہ خاتمہ اسی پر ہو، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ اور ﴿۳﴾ تین بار صُبْح اور تین بار شام اس دُعا کا وِرْد رکھیں: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نُّشْرِکَ بِکَ شَیْئًا نَّعْلَمُہٗ وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُہٗ ط[۲] ﴿۴﴾ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَوُلْدِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ ط[۳] صُبْح و شام تین تین بار پڑھئے، دین، ایمان، جان، مال، بچّے سب محفوظ رہیں۔[۴] (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صُبْح اور دوپہر ڈھلے (یعنی ابتدائے وقتِ ظُہر) سے لے کر غروبِ آفتاب تک شام ہے)

مـــــــــدینہ

[۱]: اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! کوئی معبود نہیں مگر تُو۔ [۲]: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ جان کر ہم تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں اور ہم اُس سے اِستغفار کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے۔'' (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص۳۱۱) [۳]: اللہ تعالٰی کے نام کی بَرَکت سے میرے دین، جان، اولاد اور اہل و مال کی حفاظت ہو۔ [۴]: شجرہ قادِریہ رضویہ ص۱۵۔

آگ کے صَندوق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کسی بدنصیب کا کُفْر پر خاتمہ ہوگا اس کو قَبْر اِس زور سے دبائے گی کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی اِدھر ہو جائیں گی۔ **کافِر** کیلئے اِسی طرح اور بھی دردناک عذاب ہوں گے۔ قِیامت کا **پچاس ہزار سالہ** دن سَخْت ترین ہولناکیوں میں بسر ہوگا، پھر اسے اَوندھے مُنہ گھسیٹ کر جہنَّم میں جھونک دیا جائے گا۔ جو گناہ گار مسلمان داخلِ جہنَّم ہوئے ہوں گے جب ان کو نکال لیا جائے گا اور دوزخ میں صِرف وُہی لوگ رَہ جائیں گے جن کا **کُفْر پر خاتمہ** ہوا تھا۔ **''بہارِ شریعت''** جلد اول صَفْحَہ 170 تا 171 پر ہے: پھر آخِر میں کُفّار کے لیے یہ ہوگا کہ اس کے قد برابر آگ کے صَندوق میں اُسے بند کریں گے، پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قُفْل (یعنی تالا) لگایا جائے گا، پھر یہ صَندوق آگ کے دوسرے صَندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا قُفْل لگایا جائے گا، پھر اِسی طرح اُس کو ایک اور صَندوق میں رکھ کر اور آگ کا قُفْل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ تو اب ہر کافِر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا، اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے اور اب ہمیشہ اس کے لئے عذاب ہے۔

موت کو ذبح کر دیا جائے گا!

جب سب جنَّتی جنَّت میں داخِل ہولیں گے اور جہنَّم میں صِرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لیے اس میں رہنا ہے، اس وَقْت جنَّت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے

کی طرح لاکر کھڑا کریں گے، پھر مُنادی (پکارنے والا) جنّت والوں کو پکارے گا، وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنّمیوں کو پکارے گا، وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رہائی ہو جائے، پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے، وہ ذبح کر دی جائے گی اور کہے گا: اے اہلِ جنّت! ہمیشگی ہے، اب مرنا نہیں اور اے اہلِ نار! ہمیشگی ہے، اب موت نہیں، اس وَقت اُن کے لیے خوشی پر خوشی ہے اور اِن کے لیے غم بالائے غم۔ نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَة۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۱۷۰تا۱۷۱)

یاربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ! ہم تجھ سے ایمان وعافیّت کے ساتھ مدینے میں شہادت، جنّتُ الْبقیع میں مدفن اور جنّتُ الْفِردوس میں مَدَنی محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے پڑوس کا سُوال کرتے ہیں۔

مرنے کی دُعا کرتے ہیں ہم آپ کے در پر　　پایا ہے وہ الطاف و کرم آپ کے دَر پر
آشُفتہ ہے بدر آنکھ ہے نم آپ کے در پر　　سب عرض و بیاں ختم ہے خاموش کھڑا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے ہرگز مایوس نہ ہوں۔ آپ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایمان کی حفاظت کا ذِہن بنتا رہے گا۔ جب ذِہن بنے گا تو اِحساس پیدا ہوگا، رِقّت ملے گی،

دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھیں گے پھر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں یہ عرض کریں گے:

تُو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تُو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطِیّہ تیرا (حدائقِ بخشش ص ١٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امّی جان کی بینائی لوٹ آئی

بابُ الْمدینہ کراچی کی ایک اسلامی بہن کی امّی جان (عُمر تقریباً 60 برس) صُبح جب نیند سے بیدار ہوئیں تو کُھلی آنکھوں کے باوُجود انہیں کچھ سُجھائی نہ دیتا تھا، ڈاکٹر سے رُجوع کیا گیا تو پتا چلا کہ ''ہائی بلڈ پریشر'' کے نتیجے میں اِن کی آنکھوں کے دِیے بُجھ گئے ہیں! ان کی بینائی سَلْب ہوگئی ہے۔ مختلف ڈاکٹروں کے پاس پہنچے مگر سبھی نے مایوس کیا۔

طبیبوں نے مریضِ لا دوا کہہ کہہ کے ٹالا ہے
بنا، ناکام ان کا عِندیہ دو یارسولَ اللہ (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ٣٤٢)

امّی جان کی خواہش پر فیضانِ مدینہ (بابُ الْمدینہ) کے وسیع و عریض تہ خانے میں اتوار کو دوپہر کے وَقْت ہونے والے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں دو بہنیں ان کو سہارا دے کر لے آئیں۔ وہاں ہونے والی رِقّت انگیز دُعا نے دونوں بہنوں اور امی جان کو خوب رُلایا۔ **یکایک امّی جان کی آنکھوں میں بجلی سی کَوندگئی** اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فیضانِ مدینہ کا فرش صاف نظر آنے لگا پھر دیکھتے ہی دیکھتے آنکھیں مکمّل روشن ہوگئیں۔**

سنّت کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں ‏ رحمت کی گھٹا چھائی فیضانِ مدینہ میں

ناقص ہے جو شنوائی، کمزور ہے بینائی ‏ مانگ آکے دعا بھائی فیضانِ مدینہ میں

آفت میں گِھرا ہے گر، بیمار پڑا ہے گر ‏ آکر لے دعا بھائی فیضانِ مدینہ میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کے آخر میں **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تِری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”مِسواک کرنا سنّتِ مبارَکہ ہے“ کے بیس حُرُوف کی نِسبت سے مِسواک کے 20 مَدَنی پھول

پہلے **دو فرامینِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: ۞ دو رَکعت مِسواک کرکے

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عزَّوجلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

پڑھنا بِغیر مِسواک کی 70 رَکْعتوں سے اَفضل ہے (اَلتَّرغیب وَالتَّرهیب ج۱ ص۱۰۲ حدیث ۱۸) ❁ مِسواک کا اِستِعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور یہ ربّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۲ ص۴۳۸ حدیث ۵۸۶۹) ❁ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 288 پر ہے: مَشائِخِ کِرام (رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام) فرماتے ہیں: "جو شخص مِسواک کا عادی ہو، مرتے وَقْت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا اور جو اَفیون کھاتا ہو، مرتے وَقْت اُسے کَلِمہ نصیب نہ ہوگا" ❁ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے کہ مِسواک میں دس خوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مسوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بَلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو خَتْم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فِرِشتے خوش ہوتے ہیں، ربّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۵ ص۲۴۹ حدیث ۱۴۸۶۷) ❁ حضرتِ سیِّدُنا عبدالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نَقْل کرتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر شبلی بغدادی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللهِ الھادِی کو وُضو کے وَقْت مِسواک کی ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہٰذا ایک دینار (یعنی ایک سونے کی اشرفی) میں مِسواک خرید کر استِعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے بَہُت زیادہ خرچ کر ڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی مِسواک لی جاتی ہے! فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں اللہ رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچّھر کے پَر برابر بھی حیثیّت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قِیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے یہ پوچھ لیا کہ "تُو نے میرے پیارے حبیب (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی سنّت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود ِپاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابنِ سنی)

(مِسواک) کیوں تَرک کی؟ جو مال و دولت میں نے تجھے دیا تھا اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچھّر کے پَر برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِس عظیم سنّت (مِسواک) کو حاصل کرنے پر کیوں خرچ نہیں کی؟'' تو کیا جواب دوں گا! (مُلَخَّص اَز لَواقِحُ الانوار ص ۳۸) ❁ حضرتِ سیِّدُنا امام شافِعی علیہِ رَحمَۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: چار چیزیں عَقْل بڑھاتی ہیں: ﴿۱﴾ فُضُول باتوں سے پرہیز ﴿۲﴾ مِسواک کا استِعمال ﴿۳﴾ صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صُحبت اور ﴿٤﴾ اپنے عِلْم پر عمل کرنا۔ (حیاۃُ الحیوان ج۲ ص ١٦٦) ❁ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❁ مِسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❁ مِسواک ایک بالِشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❁ اِس کے ریشے (رے۔شے) نَرم ہوں کہ سَخْت ریشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (Gap) کا باعِث بنتے ہیں
❁ مِسواک تازہ ہو تو خوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نَرم کر لیجئے
❁ طبیبوں کا مشورہ ہے کہ مِسواک کے ریشے روزانہ کاٹتے رہیئے۔

مِسواک کرنے کا طریقہ

❁ دانتوں کی چَوڑائی میں مِسواک کیجئے ❁ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے، ہر بار دھو لیجئے ❁ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو، پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

مِسواک کیجئے ۞ مُٹّھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ۞ مِسواک وُضو کی سنّتِ قبلیہ ہے (یعنی مِسواک وُضو سے پہلے کی سنّت ہے وُضو کے اندر کی سنّت نہیں لہٰذا وُضو شُروع کرنے سے قَبل مسواک کیجئے پھر تین تین بار دونوں ہاتھ دھوئیں اور طریقے کے مُطابِق وُضو مکمّل کیجئے) البتّہ سنّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقْت ہے جبکہ مُنہ میں بدبُو ہو۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج۱ص ۸۳۷)

عورتوں کے لئے مِسواک کرنا بی بی عائشہ کی سنّت ہے

۞ "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" میں ہے: "عورتوں کے لیے مِسواک کرنا اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی سُنّت ہے لیکن اگر وہ نہ کریں تو حرج نہیں۔ ان کے دانت اور مَسُوڑھے بہ نسبت مَردوں کے کمزور ہوتے ہیں، (ان کیلئے) مِسّی یعنی دَنداسہ کافی ہے۔" (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۳۵۷)

جب مِسواک ناقابلِ اِستِعمال ہو جائے

۞ مِسواک جب ناقابلِ استِعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفْن کر دیجئے یا پتّھر وغیرہ وَزْن باندھ کر سَمُندر میں ڈبو دیجئے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃُ الْمدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 294 تا 295 کا مُطالعہ فرمائیے)

کیا آپ کو مسواک کرنا آتا ہے؟

۞ ہوسکتا ہے آپ کے دل میں یہ خیال آئے کہ میں تو برسوں سے مِسواک اِستِعمال کرتا ہوں مگر میرے تو دانت اور پیٹ دونوں ہی خراب ہیں! میرے بھولے بھالے اِسلامی بھائی!

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

اس میں مِسواک کا نہیں آپ کا اپنا قُصُور ہے۔ میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ) اِس نتیجے پر پَہُنچا ہوں کہ آج شاید ہزاروں میں سے کوئی ایک آدھ ہی ایسا ہو جو صحیح اُصولوں کے مطابق مِسواک اِستعمال کرتا ہو، ہم لوگ اکثر جلدی جلدی دانتوں پر مِسواک مَل کر وُضُو کر کے چل پڑتے ہیں یعنی یوں کہئے کہ ہم مِسواک نہیں بلکہ ''رسمِ مِسواک'' ادا کرتے ہیں! سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ الْمدینہ کی دو کتابیں (۱) 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفْحات کی کتاب ''سُنَّتیں اور آداب'' ہدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غمِ مدینہ، بقیع،
مغفرت اور بے حساب
جنّتُ الفردوس میں آقا
کے پڑوس کا طالب

۲ محرّم الحرام ۱۴۳۹ھ
23-9-2017

یہ رسالہ پڑھ لینے
کے بعد ثواب کی نیّت
سے کسی کو دیدیجئے

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع)

فِہرِس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُودِ پاک نہ پڑھنے کا وَبال (حکایت)	1	اذان کا جواب دینے والا جنّتی ہوگیا (حکایت)	15
خواب کی بنیاد پر کسی کو کافر نہیں کہہ سکتے	1	آگ لپکتی ہے (حکایت)	16
دُرُود کے بدلے صلعم لکھنا ناجائز وسخت حرام ہے	2	ناپ تول میں کمی کا عذاب	17
دُرُود شریف نہ پڑھا ہو تو بعد میں ضَرور پڑھ لیجئے	3	کہیں ایمان کی دولت نہ چھن جائے!!	17
بُرے خاتِمے کے چار اسباب	4	ایک شیخ کا بُرا خاتمہ (حکایت)	17
توبہ کے تین ارکان	4	فرشتوں کا سابِقہ اُستاذ	18
تین عُیُوب کی نُحوست کی حکایت	5	شیطان والِدَین کے روپ میں	18
نزع کے وقت کُفر بکنے کا مسئلہ	6	موت کی تکالیف کا ایک قطرہ	19
کتّوں کی شکل میں حشر	6	شیطان دوستوں کی شکل میں	20
چُغلی کی تعریف	7	ہمارا کیا بنے گا؟	20
کیا ہم چُغلی سے بچتے ہیں؟	7	زَبان قابو میں رکھئے!	21
اُس کے لئے خوش خبری ہے	8	بُرے خاتِمے کا خوف نہ ہونا تشویش ناک ہے	21
پسندیدہ جواب دینے سے بچنا	8	اچّھے خاتِمے کیلئے مَدَنی پھول	22
بعض اوقات جواب دینا فرض بھی ہوتا ہے	9	ایمان پر خاتمہ کے چار اَوراد	23
حَسَد کی تعریف	9	آگ کے صَندوق	24
حَسَد کی تعریف کا آسان لفظوں میں خلاصہ	10	موت کو ذَبح کر دیا جائے گا!	24
سیِّدی قُطبِ مدینہ کی حِکایت	10	امّی جان کی بینائی لوٹ آئی	26
دو اَمرد پسند مؤذِّنوں کی بربادی (حکایت)	11	مِسواک کے 20 مَدَنی پھول	27
رشتے دار کا رشتے دار سے پردہ	12	مِسواک کرنے کا طریقہ	29
اَمرد کو شَہوت سے دیکھنا حرام ہے	13	عورتوں کے لئے مسواک کرنا بی بی عائشہ کی سنّت ہے	30
اَمرد کے ساتھ 70 شیطان	14	جب مِسواک ناقابلِ اِستعمال ہوجائے	30
فرض ہونے کے باوجود حج ادا نہ کرنا بُرے خاتِمے کا سبب ہے	14	کیا آپ کو مسواک کرنا آتا ہے؟	30
اذان کے دوران گفتگو کرنے والے کے بُرے خاتِمے کا خوف	15	مَاٰخذ و مراجع	33

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرانِ کریم		الزہد	دارالکتب العلمیۃ بیروت
روح البیان	داراحیاء التراث العربی بیروت	التذکرۃ	دارالسلام مصر
خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	شرح الصدور	مرکز اہلسنّت برکات رضا الہند
بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت	الزواجر	دارالمعرفۃ بیروت
ابن ماجہ	دارالمعرفۃ بیروت	لواقح الانوار	داراحیاء التراث العربی بیروت
دارمی	دارالکتاب العربی بیروت	الروض الفائق	داراحیاء التراث العربی بیروت
مسند امام احمد بن حنبل	دارالفکر بیروت	التوبیخ والتنبیہ	مکتبۃ الفرقان قاہرہ مصر
معجم کبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت	حیاۃ الحیوان	دارالکتب العلمیۃ بیروت
حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیۃ بیروت	سبع سنابل	مکتبہ قادریہ مرکز الاولیالاہور
الترغیب والترہیب	دارالکتب العلمیۃ بیروت	تذکرۃ الاولیاء	انتشارات زوّار تہران
تاریخ دمشق	دارالفکر بیروت	درمختار وردالمحتار	دارالمعرفۃ بیروت
جمع الجوامع	دارالکتب العلمیۃ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیالاہور
عمدۃ القاری	دارالفکر بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
مراٰۃ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیالاہور	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
احیاء العلوم	دارصادر بیروت	حدائقِ بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
منہاج العابدین	دارالکتب العلمیۃ بیروت	وسائلِ بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
الدرۃ الفاخرۃ	دارالفکر بیروت	شجرہ قادریہ رضویہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذریعے اپنے مَحلّے کے گھروں میں حسبِ توفیق رسالے یا مدَنی پھولوں کے پمفلٹ ہر ماہ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

نیکی کی دعوت (مختصر)

ہم اللہ پاک کے گناہ گار بندے اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے غلام ہیں۔ یقیناً زندگی مختصر ہے، ہم ہر وقت موت کے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ ہمیں جلد ہی اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا۔ نجات اللہ پاک کا حُکم ماننے اور رسولِ کریم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی سُنّتوں پر عمل کرنے میں ہے۔

عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کا ایک مَدَنی قافلہ.......... سے آپ کے علاقے کی .... مسجد میں آیا ہوا ہے۔ ہم ''نیکی کی دعوت'' دینے کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔ مسجد میں ابھی دَرس جاری ہے، دَرس میں شرکت کرنے کیلئے مہربانی فرما کر ابھی تشریف لے چلئے، ہم آپ کو لینے کیلئے آئے ہیں، آیئے! تشریف لے چلئے! (اگر وہ تیار نہ ہوں تو کہیں کہ) اگر ابھی نہیں آسکتے تو نمازِ مغرب وہیں ادا فرمالیجئے۔ نماز کے بعد اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سُنّتوں بھرا بیان ہوگا۔ آپ سے دَرخواست ہے کہ بیان ضرور سُنئے گا۔ اللہ پاک ہمیں اور آپ کو دونوں جہانوں کی بھلائیاں نصیب فرمائے، اٰمین۔

ISBN 978-969-631-235-2
0109909

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net